



سوال

(42) مسائل شرعیہ میں شاگرد کا استاد سے اختلاف

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا شاگرد استاد سے مسائل میں اختلاف کر سکتا ہے؟ اس اختلاف کی بنا پر استاد شاگرد کو عاق کرنے کا مجاز ہے؟ جزاکم اللہ خیراً

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسائل کے اختلاف سے شاگرد عاق نہیں بنتا بلکہ یہ ایک لازمی شے ہے اس لیے ہمیشہ شاگرد اپنے اساتذہ کی مخالفت کرتے رہے۔ امام شافعیؒ امام مالکؒ کے شاگرد ہیں مگر بہت سے مسائل میں ان کے خلاف ہیں۔ اس لیے یہ دو مذہب الگ الگ قرار پائے۔ اسی طرح امام احمدؒ، امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں مگر مذہب ان کا بھی الگ الگ ہے امام ابوحنیفہؒ کے بڑے دونوں شاگرد امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ اپنے استاد سے قریباً دو تہائی مذہب میں خلاف ہیں۔ امام مسلمؒ، امام بخاریؒ کے شاگرد ہیں۔ مگر بعض مسائل میں ایسے خلاف ہیں کہ استاد کے حق میں سختی پر اتر آئے ہیں۔ مقدمہ مسلم پڑھ کر دیکھیے اسی طرح امام بخاریؒ، امام احمدؒ، امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں۔ لیکن مسائل میں امام شافعیؒ کی ذرا پرواہ نہیں کرتے۔ جو کچھ اپنی تحقیق ہے اس کے پابند ہیں۔ نیز قرون میں اس قسم کے اختلافات بہت ہیں مگر کسی استاد نے شاگرد کو اس بناء پر عاق نہیں کہا۔

جس شخص نے مسئلہ کے اختلاف کی وجہ سے اپنے شاگرد کو عاق کہا ہے وہ خود شریعت کا عاق ہے۔ کیونکہ شریعت اندھی تقلید کی اجازت نہیں دیتی اس قسم کی تقلید شریعت میں ایک امر محدث ہے۔ جو ایسی تقلید کرانی چاہتا ہے وہ ایک امر محدث کا مرتکب ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

"وشر الامور محدثاتہا وکل محدث بدعتہ وکل بدعتہ ضلالۃ"

پس اس شخص کو لازم ہے کہ اس بات سے توجہ کرے اور آئندہ اس قسم کے مسائل میں اختلاف کی وجہ سے اپنے کسی شاگرد کو عاق نہ کہے ورنہ خود شریعت سے عاق سمجھا جائے گا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



كتاب الايمان ، مذاهب ، ج 1 ص 106

محدث فتوى